بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے۔اس نے بندوں کی کامیاب زندگی کے لیے اور امن وامان اور عدل وانصاف کے قیام کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار جلیل القدر پیغمبر مبعوث فرمائے اور بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ان میں سب سے آخری پیغمبر سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے۔ان پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید ہے۔

ہمارے اس جدید دور میں بھی یہی کتاب انسانی زندگی کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے اور یہی کتابِ انقلاب ہے جس نے سرزمین عرب میں ایک شاندار انقلاب برپا کرنے میں سیدنا محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی قدم قدم پر رہنمائی کی۔سیدنا رسول مقبول ﷺ پر کفار کے اعتراضات کے جوابات اس کتاب نے دیے، کفار کے حملوں کے موقع پر مسلمانوں کی مدافعت اس کتاب نے کی اور غم واندوہ کے موقع پر سیدنا محمد ﷺ کی ڈھارس بھی اسی کتاب نے بندھائی۔

اللہ تعالیٰ کے الفاظ اور کلام کی تاثیر کفار پر بھی ہوئی۔اس کتاب کو کوئی مانے یا نہ مانے لیکن وہ یہ اعتراف ضرور کرے گا کہ ادبی تاثیر اور دلوں کو پگھلانے کے معاملے میں یہ کلام بے مثال ہے۔مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس کتاب کی بار بار تلاوت کریں۔سمجھنے اور عمل کرنے کا درجہ تو آگے آتا ہے پہلے درجے میں صرف قرأت کرنے پر ہی ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کی خوشخبری سنائی۔اس کو سمجھنے اور سمجھانے کے بارے میں تو سیدنا محمد ﷺ نے یہاں تک فرما دیا ہے کہ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔''

یہی وہ خوشخبری ہے جس سے مسلمانوں میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔یہی جذبہ ناظرہ وحفظ قرآن کے مدارس قائم کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اور یہی جذبہ دروسِ قرآن کی محافل سجانے کا باعث بنتا ہے۔اللہ کے کئی بندے اسی جذبے کے تحت اپنے قلم سے بھی قرآن کی خدمت کر رہے ہیں۔

برادر محترم شیخ عمر فاروق کے قلم کو یہی جذبہ مصروفِ جہاد رکھتا ہے۔انہوں نے دو چار سال قبل اپنے قلم کے

ذریعے درسِ قرآن کا سلسلہ ہفت روزہ ''ایشیا'' میں شروع کیا تھا۔ اس سلسلے کا پہلا پارہ خوبصورت طباعت کے بعد آپ تک پہنچ چکا ہے اور اب سورۃ البقرہ کی تکمیل پر اسے کتابی صورت میں چھپوا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس پر اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین! ہفت روزہ ''ایشیا'' کے لیے جہاں یہ کالم خیر و برکت کا باعث ہے وہیں قارئین ایشیا کے لیے علم وعرفان میں اضافے اور کتاب اللہ کی آسان پیرائے میں تفہیم کا بھی بہترین سامان اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔

شیخ عمر فاروق صاحب نے کوشش کی ہے کہ عربی نہ جاننے والے قاری حضرات کے ذہنوں میں قرآن کے الفاظ کی بناوٹ اور اس کی لفظی معانی کی سمجھ پیدا ہو اور قرآن کا مفہوم اور پیغام بھی ذہن نشین ہو جائے۔ اس کے لیے انہوں نے الفاظ کے مادے، اور صیغے بڑے اہتمام سے دیے ہیں اور پورے مضمون کا پیغام سمجھانے کے لیے انہوں نے پہلے خود بہت سی قدیم اور جدید تفاسیر کا مطالعہ کیا ہے اور پھر حسب ضرورت اپنے دروس میں مختلف تفسیروں کے اقتباسات دیے ہیں۔ قدیم تفاسیر کے علاوہ جدید تفاسیر اور بالخصوص مولانا سید عبدالماجد دریابادیؒ کی 'تفسیر ماجدی'، سید رشید رضا مصریؒ کی 'تفسیر المنار' اور سید قطب شہید کی 'فی ظلال القرآن' قابل ذکر ہیں۔

اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کام میں انہوں نے کتنی محنت کی ہے اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ عوام کو قرآن سکھانے اور سمجھانے کے لیے ان کا جذبہ حد درجہ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا جذبہ قبول فرمائے، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان دروس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے اور یہ دروس موصوف کے لیے صدقہ جاریہ بن جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ شائقین علوم قرآن کے لیے یہ سلسلہ ازحد مفید ثابت ہوگا۔

شیخ صاحب کو اللہ نے علم و عمل کے میدان میں اپنی خصوصی نعمت سے نوازا ہے۔ ان کے مضامین مختلف موضوعات پر ''ایشیا'' میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تحریر میں سلاست بھی ہے اور ثقاہت بھی۔ زیرِ نظر کاوش تو اتنا عظیم کارنامہ ہے کہ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو پورے قرآن مجید کا ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت وہمت اور مہلت عطا فرمائے۔

مترجم نرم دم گفت گو، گرم دم جستجو کی عملی تصویر ہیں۔ تواضع اور انکسار ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس جدوجہد اور طویل عرصہ سے بیمار و معذور رہنے والی صاحبزادی جو ۱۱ جنوری ۲۰۰۴ء کو وفات پاگئیں کو ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ میں تو ان کے لیے اس تحریری دعا کے علاوہ بھی دعا گو رہتا ہوں۔

خاکسار

حافظ محمد ادریس (منصورہ) لاہور